سوال

(18)فن رجال کا علم کہاں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایسا ہے جس کا تعلق دین اسلام سے ہے جب کہ وہ قرآن مجیداوراس کا ترجمہ وتشریح اورکتب احادیث مثلاً صحاح ستہ وغیرہ اوردینی لٹریچر کا اچھی طرح مطالعہ کرتا ہے لیکن وہ شخص عربی گرامر یعنی صرف ونحواوراسماء الرجال کے فن سے پوری طرح واقف نہیں ہے اوروہ دعوت وتبلیغ کا شوق رکھتا ہے کیا ایسا شخص قرآن کی تفسیر (ابن کثیر) اورصحاح ستہ کی روشنی میں دعوت وتبلیغ کرسکتا ہے جب کہ بعض احباب کا کہنا ہے کہ ایسا شخص جواسماء الرجال کے فن سے واقف نہیں وہ اس حدیث کا مصداق بن سکتا ہے

((من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار))(صحیح بخاری ومسلم)

کیا یہ درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں ایسا شخص دعوت تبلیغ کرسکتا ہے کیونکہ دعوت وتبلیغ کے لیے اسماء الرجال کے فن سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ دعوت تبلیغ کے لیے قرآن حکیم اوراحادیث مبارکہ میں اس طرح کی کوئی حدبندی واردنہیں ہوئی بلکہ تھوڑا بہت علم رکھنے والا بھی اسلام کی تبلیغ کرسکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشادفرمایا :

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (آل عمران : ۱۱۰)

''تم بہترین ہوتم لوگوں کےلیے پیداکی گئی ہوتم بھلائی کا حکم دیتے ہواوربرائی روکتے ہواوراللہ پر ایمان رکھتے ہواوراگرتمام اہل کتاب بھی ایمان لے آتے ان کے حق میں توبہتر تھا۔ان میں سے تھوڑے ہیں جوایمان لائے ورنہ اکثرنافرمان ہیں۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے امت محمدیہ سے خطاب فرمایا ہے کہ تمہیں بہترین امت بناکرپیداکیا ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہوبرائی سے روکتے ہواس آیت میں امت مرحومہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے صرف اس وجہ سے کہ اس امت میں دعوت وتبلیغ کا کام موجود ہے۔(اچھے کاموں کی تلقین کرنااوربرے کاموں سے روکنا) یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اس امت کے سب لوگ عالم نہیں ہیں اورنہ ہی ہوسکتے ہیں جب کہ اس امت کے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جولاعلم اورجاہل ہیں بلکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو علم سے ناآشنااورناواقف ہیں تبلیغ کا اصل معنی یہ ہے کہ ہراچھے کام کا حکم دینااورہربرائی سے روکنایہ ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ہر شخص بغیر علم کے تبلیغ کرسکتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی ایسا حکم ارشادہوا ہے :

((عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بلغوا عنی ولو آیۃ------الخ)) صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء 'رقم الحدیث : ۳۴۶۱.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے جو سنو اسے آگے پہنچاو اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، یعنی رسول اللہ ﷺ سے جس نے بھی جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ دوسروں تک پہنچائے۔''

ایک اور حدیث میں اس طرح کا حکم ارشاد ہوا ہے :

((الا لیبلغ الشاہد الغائب اوکما قال علیہ السلام)) صحیح البخاری کتاب المغازی 'رقم الحدیث :۴۴۰۶

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہر عام وخاص سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! میری اس نصیحت کو جو لوگ حاضر ہیں غیر حاضر تک پہنچائیں اسلام کے پھیل جانے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عرصہ قلیل میں تمام دنیا تک پہنچ کر بے مثال ترقی کی جس کا اصل سبب بھی یہی ہے کہ جو بھی صحابی رسول اللہ ﷺ سے

سنتا تھا کہ اس کو بعینہ دوسروں تک بغیر کسی تاخیر کے پہنچا دیتا تھا۔

پھر آج کل کے مسلمانوں کی تنزلی (پستی) کا سبب بھی یہی ہے کہ جو انہوں نے اپنا فریضہ تبلیغ ترک کر دیا ہے بر عکس اس کے جو تھوڑی بہت تبلیغ کرتا ہے تو اس شخص سے مذاق کی جاتی ہے رب کریم ہمیشہ ہم مسلمانوں کی ہدایت فرمائے اور ہماری خطاوں اور لغزشوں کو معاف فرمائے۔ آمین!

آخر میں ایک اور آیت بھی پش کی جاتی ہے جس میں تبلیغ کا حکم وارد ہے :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران :۱۰۴)

''تم میں بھی ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتی رہے اور نیکی کا حکم دیتی رہے برائیوں سے روکتی رہے اور یہی کامیاب لوگ ہیں۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 116

محدث فتویٰ